Vol. 4 No. 2 feb issue (2026)

Liberal Journal of Language & Literature Review

Print ISSN: 3006-5887

Online ISSN: 3006-5895

https://llrjournal.com/index.php/11

Khasusi Numbers of "Sahifa" Published Under the Editorship of Dr. Waheed Qureshi: A Research and Critical Study

ڈاکٹر وحید قریشی کی زیرِادارت شائع ہونے والے ”صحیفہ“ کے ”خصوصی نمبر“ : تحقیقی و تنقیدی مطالعہ

Ghulam Shabbir

Lecturer Urdu (Department of Urdu) Govt. Degree College of Special Education Multan

Email: gs3047373962@gmail.com

Dr. Riaz Ahmad

(Phd Urdu) Principal, GPS Channa Wala Jhok Wains Multan.

Email: riazahmad7578736@gmail.com

Liberal Journal of Language & Literature Review
Print ISSN: 3006-5887
Online ISSN: 3006-5895

Abstract

Dr. Waheed Qureshi was a distinguished Pakistani researcher, critic, linguist, educationist, and editor. He possessed equal expertise in both Urdu and Persian literature. Dr. Waheed Qureshi was born in Mianwali in 1925 and passed away in Lahore on October 17, 2009.This research paper presents a critical and analytical study of the Khususi Number of the quarterly research journal Sahifa, published under the editorship of the renowned scholar, critic, and linguist Dr. Waheed Qureshi from 1966 to 1974. Published by the Majlis-e-Tarraqi-e-Adab, Lahore, Sahifa was originally established in 1957 under Sayed Abid Ali Abid to foster quality literary research and provide a platform for both emerging and established writers.When Dr. Waheed Qureshi assumed leadership in late 1966, he introduced revolutionary editorial standards characterized by rigorous academic discipline, textual correction, and objective criticism. During his tenure, published in "Sahifa" the khususi numbers, a comprehensive five-part Ghalib Number (1969), the Taj Number, the Abid Number, the Persian Literature Number, the Hali Number, and a two-part Iqbal Number. The paper highlights how these special volumes set a new benchmark in Urdu literary journalism. In particular, the extensive five-volume tribute to Ghalib outperformed contemporary journals across South Asia, featuring pioneering research articles, rare documents, and unpublished letters. Supported by insights from distinguished literary figures, the study demonstrates that Dr. Qureshi's editorial vision elevated Sahifa into a premier research journal. Today, these khususi numbers remain indispensable, foundational primary sources for scholars, critics, and students of Urdu literature.

Keywords:
Sahifa Journal ,Dr. Waheed Qureshi ,Majlis-e-Tarraqi-e-Adab,(Khususi Number) ,Ghalib Number ,Haali Number,Abid Number,Iqbal Number ,Urdu Literary Journalism ,Research and Criticism

صحیفہ‘‘ مجلس ترقی اردو ادب لاہور کا سہ ماہی مجلہ ہے۔ یہ پہلی دفعہ جون ۱۹۵۷ء میں شائع

ہوا۔ کسی مجلہ کی اثر پذیری اور معیار کا انحصار باقی عوامل کے علاوہ اس کے اشاعتی وقفے پر بھی ہوتا ہے۔ ادبی صحافت میں نسبتاً طویل دورانیے کے جرائد کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ معیاری تحقیق اور استدلالیت کی تنقید کے خمیر سے تیار کردہ مقالات سنجیدہ اور پڑھے لکھے قارئین کی نظر کیے جا سکیں گمان غالب ہے کہ اسی ضرورت کے تحت سہ ماہی مجلوں کی بنیاد رکھی گئی جن میں ''صحیفہ'' بھی شامل ہے۔ اس کے محرک اور بانی مدیر سید عابد علی عابد اسے ایسا مجلہ بنانا چاہتے تھے جس میں تمام (نئے اور پرانے) لکھنے والوں کو موقع دیا جائے تاکہ تمام مکتبہ فکر کے لکھاری صحت مند نگارشات پیش کر سکیں اس بات کا اولین اشارہ ''صحیفہ'' کے اداریے سے ملتا ہے۔

وہ لکھتے ہیں:

> ''ایک سہ ماہی مجلہ شائع کیا جائے جس میں ہر مکتبہ فکر کے ادیبوں، انشاء پردازوں اور شاعروں کی صحت مند نگارشات شامل ہوں۔ ''صحیفہ'' جہاں پختہ کار اور مشہور و معروف ادیبوں کا طالب ہے وہاں تمام نوعمر اور نئے لکھنے والوں کو دعوت نگارش دیتا ہے۔ ''صحیفہ'' کا مسلک ہی یہی ہے کہ ادیب اور انشاء پرداز ماضی کی میراث سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ حال کے کوائف سے کاملاً مطلع ہوں اور مستقبل کی تعمیر ملحوظ خاطر رکھیں۔''(۱)

''صحیفہ'' نے سہ ماہی رسائل کی روایت کو تقویت دی مجلہ ''اردو'' مجلہ اقبال اور مجلہ صحیفہ تینوں سرکاری سرپرستی میں چھپنے والے مجلے ہیں۔ سید عابد علی عابد نے تقریباً دس سال ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۶ء تک ''صحیفہ'' کی ادارت سنبھالی ۔ سید عابد علی عابد کی ادارت میں تحقیقی و تنقیدی مضامین کے ساتھ تخلیقی ادب کی جملہ اصناف کو ''صحیفہ'' میں جگہ ملی مگر اُن کے عہد ادارات میں کوئی خاص نمبر شائع نہ ہوئے اُس کی ایک وجہ یہ نظر آتی ہے چونکہ وہ ''گل خنداں'' مجلہ کے مدیر رہ چکے

Liberal Journal of Language & Literature Review
Print ISSN: 3006-5887
Online ISSN: 3006-5895

تھے اور اس میں کئی خاص نمبر شائع کر چکے تھے۔ شاید وہ اس لحاظ سے سیر ہو چکے تھے۔ عابد علی عابد کے بعد ۱۹۶۶ء کے آخر میں ''صحیفہ'' کی ادارت اُن کے شاگرد ڈاکٹر وحید قریشی کے حصے میں آئی تو انہوں نے ''صحیفہ'' میں انقلابی اصلاحات کیں ان میں سے ایک خاص نمبروں کی اشاعت کا سلسلہ بھی ہے۔

ڈاکٹر وحید قریشی پاکستان کے مایہ ناز محقق، نقاد، ماہرِ لسانیات، ماہرِ تعلیم اور مدیر تھے۔ وہ اردو اور فارسی ادب میں یکساں مہارت رکھتے تھے۔ ڈاکٹر وحید قریشی ۱۹۲۵ء کو میانوالی میں پیدا ہوئے اور ۱۷ اکتوبر ۲۰۰۹ء کو لاہور میں وفات پائی۔ انہوں نے ایم۔اے تاریخ اور فارسی میں پی ایچ ڈی کی۔ وہ اسلامیہ کالج لاہور اور اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی میں پڑھاتے رہے اور بہت سارے رسائل و جرائد کے ساتھ ساتھ ''صحیفہ'' کی بھی ادارت کی۔ ان کی اہم ادبی تصنیفات میں ''شبلی کی حیاتِ معاشقہ''، ''میر حسن اور ان کا زمانہ''، ''مطالعۂ حالی''، ''کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ''، ''اقبال اور پاکستانی قومیت''، ''قائدِ اعظم اور تحریکِ پاکستان'' اور تین شعری مجموعے ''نقدِ جان''، ''الواح'' اور ''ڈھلی عمر کے نوحے'' ہیں۔ ڈاکٹر وحید قریشی کے دورِ ادارات میں "صحیفہ" خالصتاً تحقیقی مجلہ بن گیا۔ مقالات ہوں یا مباحث، تراجم ہوں یا تصحیحِ متن، علاقائی ادب ہو یا فارسی ادب، علم و عروض ہو یا غالبیات اور "خصوصی نمبر" سب کے سب انفرادی حیثیت کے حامل ہیں۔

ڈاکٹر وحید قریشی کے دورِ ادارت میں جریدہ ''صحیفہ'' کو ان کی علمی سخت گیری، اصول پسندی اور بے لاگ تنقید کی وجہ سے یادگار مانا جاتا ہے۔ جنہوں نے ادارت کو اردو تحقیق کی اصلاح کا ذریعہ بنایا۔ ان کا یہ سنجیدہ اور عالمانہ ادارتی اسلوب آج کے دور کے بین الاقوامی ریسرچ جنرلز کے ریفری سسٹم کی بنیاد ہے۔ ڈاکٹر وحید قریشی نے اپنے دورِ ادارت میں کل ۲۹ شمارے شائع کروائے جن میں ۱۲ خاص نمبر شائع کیے اولین خاص نمبر ''دس سالہ قومی ترقی نمبر'' تھا جو ''صحیفہ'' کا ۴۵واں اکتوبر ۱۹۶۸ء کا

شمارہ ہے۔اس شمارے کو یہ نام کیوں دیا گیا؟اس کی وجہ گوہر نوشاہی نے اپنے اداریہ میں یہ بتائی۔وہ لکھتے ہیں:

> ’’۱۹۵۸ء میں مجلس ترقی ادب نے تشکیل نو پائی اور اس کا نام مجلس ترقی ادب لاہور رکھا گیا۔مجلس ترقی ادب کا ادارہ ۱۹۵۸ء میں وجود میں آیا۔عہد ایوبی کے قیام کے ساتھ ہی مجلس ترقی ادب کا قیام عمل میں آیا۔قومی ترقی کے موجودہ دس سالہ جشن کے ساتھ، مجلس ترقی ادب بھی اپنی دسویں سالگرہ منارہی ہے۔‘‘(۲)

۴۵واں شمارہ جو کہ اکتوبر ۱۹۶۸ء میں شائع ہوا اُس میں خاص نمبر کی ابتدا ہو گئی اور اس کے یکے بعد دیگرے خاص نمبروں کا سلسلہ شروع ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے مارچ ۱۹۷۴ء تک ان خاص نمبروں کی تعداد ایک درجن تک جا پہنچی۔ شمارہ نمبر ۴۵ تا اکتوبر ۱۹۶۸ء میں شائع ہوا جس میں ’’ دس سالہ قومی ترقی نمبر‘‘ شائع ہوا۔ شمارہ نمبر ۴۶ جنوری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا جس میں ’’غالب نمبر‘‘(حصہ اول) شائع کیا گیا۔ شمارہ نمبر ۴۷ اپریل ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا جس میں ’’غالب نمبر‘‘(حصہ دوم) شائع ہوا۔ شمارہ نمبر ۴۸ جولائی ۱۹۶۹ء میں شائع کیا گیا جس میں ’’غالب نمبر‘‘ (حصہ سوم) شائع کیا گیا۔ شمارہ نمبر ۴۹ اکتوبر ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا جس میں ’’غالب نمبر‘‘(حصہ چہارم) شائع کیا گیا۔ شمارہ نمبر ۵۳ اکتوبر ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا جس میں ’’تاج نمبر‘‘ شائع ہوا۔ شمارہ نمبر ۵۴ جولائی ۱۹۷۱ء شائع ہوا جس میں ’’عابد نمبر‘‘ شائع ہوا۔ شمارہ نمبر ۵۷ اکتوبر ۱۹۷۱ء میں شائع ہوا جس میں ’’ادبیات فارسی‘‘ نمبر شائع ہوا شمارہ نمبر ۵۸ جنوری ۱۹۷۲ء میں شائع ہوا جس میں ’’حالی نمبر‘‘ کو زینت مجلہ بنایا گیا۔ شمارہ نمبر ۶۳ اپریل ۱۹۷۳ء میں شائع ہوا جس میں ’’غالب نمبر‘‘ (حصہ پنجم) کو جگہ دی گئی۔ شمارہ نمبر ۶۵ اکتوبر ۱۹۷۳ء کو شائع کیا گیا جس میں ’’اقبال نمبر‘‘(حصہ اول) کو شائع کیا گیا اور شمارہ نمبر ۶۶ جو کہ مارچ ۱۹۷۴ء

میں چھپا اس میں ''اقبال نمبر'' (حصہ دوم) کو مجلہ کی زینت بنایا گیا۔

غالب نمبر پر سلیم اختر لکھتے ہیں:

> ''آپ نے تو کمال کر دیا۔ چاروں بار غالب نمبر ہو نگے۔ گویا آپ تمام سال اہل علم کو غالب کی عظمت کا اعتراف کراتے رہیں گے۔ اس دوران میں بلند پایہ مقالات طبع ہوں گے۔ ان کی افادیت سے قطع نظر خود یہ انداز بھی غالب کو خراج عقیدت سے کم نہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ نمبر ۱ اور نمبر ۲ نے مل کر غالب کے سلسلے میں تمام امکانی پہلوؤں کا احاطہ کر لیا ہے۔ میری طرف سے ہدیہ تہنیت قبول ہو۔'' (۳)

۱۹۶۹ء کا سال غالب کی صد سالہ تقریبات کے طور پر منایا گیا۔ ہر ایک نے اپنے اپنے انداز میں غالب کو خراج عقیدت پیش کیا۔ علمی اور ادبی مجلوں نے غالب نمبر شائع کیے تو ''صحیفہ'' نے بھی اس سلسلے میں غالب نمبر (حصہ اول) شائع کیا اور غالب نمبر کی ابتدا شروع کر دی اور اس عظیم شاعر کو داد تحسین دی صرف پاکستان یا برصغیر پاک وہند میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا نے غالب کی صد سالہ تقریبات منائیں۔ روس، امریکہ، ہالینڈ انگلینڈ، نیپال، ایران، افغانستان میں بھی غالب کی صد سالہ تقریبات منائی گئیں۔ ایک اندازے کے مطابق ۱۹۶۹ء میں پاک وہند کے قریباً ۱۳۶ رسائل و جرائد نے غالب نمبر شائع کیے اور ۸۰۰ کے قریب غالب پر مضامین چھاپے گئے۔ ''صحیفہ'' نے بھی اس صد سالہ جشن سال ۱۹۶۹ء میں غالب نمبر چھاپا۔ ڈاکٹر وحید قریشی لکھتے ہیں:

> ''غالب اردو اور فارسی کے عظیم شعراء میں سے ہیں۔ اس کے انتقال کو سو برس ہو گئے۔ برصغیر پاک وہند میں اس موقع پر مختلف ادارے خصوصی تقریبات منعقد کر رہے ہیں۔

Liberal Journal of Language & Literature Review
Print ISSN: 3006-5887
Online ISSN: 3006-5895

مجلس ترقی ادب اس سے بیشتر بھی غالب کی نظم ونثر پر بہت کچھ شائع کیا لیکن اس خاص موقع پر تین خاص نمبر شائع کر رہی ہے۔جس میں پاک وہند کے غالب شناس نگارشات شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔''

غالب نمبر(حصہ اول)جنوری ۱۹۶۹ء میں ''صحیفہ''کی زینت بنا۔دیگر جرائدورسائل میں بھی غالب نمبر شائع ہوئے مگر جو پذیرائی اور عزت ''صحیفہ'' کے حصے آئی وہ کسی اور کو نہ مل سکی۔یہ شمارہ ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہے اور ۲۶ مقالات اس میں شائع کیے گئے جن میں ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی کا مضمون ''غالب کا سکہ شعر''،کبریٰ منہاس کا مضمون ''غالب کی تاریخ گوئی''جیلانی کامران کا مضمون ''غالب کی تہذیبی شخصیت کا تعارف''عبدالسلام خورشید کا مضمون ''غالب اور ان کی ہمعصر صحافت''اور اختر اقبال کا مضمون ''کلام غالب میں تمثال شعری کا مقام''بنیادی اور نئے مقالات ہیں۔جواپنی مثال آپ ہیں تمام کے تمام ۲۶مقالات اپنی نوعیت میں منفرد اور اعلیٰ ہیں۔خلیق انجم لکھتے ہیں:

''ہندوستان میں کئی رسالوں نے غالب نمبر نکالے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ ''صحیفہ'' سب پر بازی لے گیا ہے رسماً نہیں ایمانداری سے کہتا ہوں کہ اس کے تمام مضامین بہت اہم، مفید اور دلچسپ ہیں۔ہر مضمون غالب کے کسی نہ کسی پہلو پر روشنی ڈالتا ہے اس پر اگر فخر کریں تو بجا ہے۔''(۵)

جنوری ۱۹۶۹ء سے شروع ہونے والا سلسلہ غالب نمبر (حصہ چہارم)پر جا کے رکا اگر تاج صاحب کی شہادت نہ ہوتی تو شاید یہ سلسلہ نہ تھمتا۔نجم الاسلام نے ''مختصات نثر غالب'' کے عنوان سے غالب کی اردو نثر پر اچھا کام کیا اور حذف کا بیانیہ، انھیں کی بجائے انہی، کر کر کا استعمال وغیرہ اس طرح تقسیم کر کے تفصیل بیان کی آخر میں اصل املاء بھی دیا ہے۔عندلیب شادانی آخری مطبوعہ ادبی یادگار جو ''صحیفہ''،میں

لکھی گئی انہوں نے پنج آہنگ میں مرزا کے اسلوب نگارش پر تحریر کیا۔انہوں نے لکھا کہ غالب ابوالفضل سے متاثر تھے ان پر بیدل کا عکس بھی نمایاں ہے۔ نظیر صدیقی کا مقالہ ''غالب کی فنکارانہ ہمہ گیری''اور محمد منور کا مقالہ ''مرزا غالب کی فارسی غزل''سب سے عمدہ مقالہ ہے۔غالب نمبر پر ڈاکٹر عابد رضا بیدار کا تبصرہ ملاحظہ کریں:

> ''یہ پہلا نمبر جو چار نمبروں میں جا کے تمام ہوا۔جنوری ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ محمد منور کا مقالہ ''مرزا غالب کی فارسی غزل''صدی کے موقع پر فارسی کلام پر جتنے مقالے لکھے گئے ان میں سب سے اچھا مقالہ ہے۔مقالہ نگار کے لکھنے کا اسٹائل بھی دلآویز ہے جس طرح جیلانی کامران کا مقالہ ''غالب کی تہذیبی شخصیت کا تعارف'' اپنے رنگ میں منفرد ہے۔ نظیر صدیقی کا مقالہ ''غالب کی فنکارانہ ہمہ گیری'' بھی الگ سے قابل ذکر ہے اور غالب کا ایک اچھا بھرپور مطالعہ ہے۔اچھا ہوتا اگر جیلانی کامران کی طرح وہ بھی خیال یار چھوڑ کر ادھر اُدھر بھٹے نہ چلے جاتے۔''(۶)

اپریل ۱۹۶۹ء میں غالب نمبر (حصہ دوم)شائع کیا گیا اُس میں ۴۵مقالات شائع ہوئے اور چار حصوں میں چھپے۔ غالب نمبر (حصہ دوم)کے اہم مقالات میں سے افتخار جالب کا''غالب ہیئت شناس وہیت ساز''ابن فرید کا مقالہ ''غالب کی شاعری میں تسکین ضمیر''ڈاکٹر سہیل بخاری کا مقالہ ''غالب کی دورنگی''عتیق احمد کا ''غالب کا شعور کائنات''یوسف جمال انصاری کا مقالہ ''کلام غالب میں طنزوظرافت''شمس الرحمن فاروقی کا مقالہ ''غالب کی مشکل پسندی''وغیرہ اس شمارے میں قابل قدر لکھنے والوں کے مقالات شامل ہیں۔ شمس الرحمن فاروقی کا مقالہ غالب کو سمجھنے میں کارآمد اور اہم

Liberal Journal of Language & Literature Review
Print ISSN: 3006-5887
Online ISSN: 3006-5895

مواد کا حامل ہے اور اس موضوع پر پہلی بار کوئی تحریر سامنے آئی ہے۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری اس شمارے کے بارے میں رائے دیتے ہوئے لکھتے ہیں :

> ''صحیفہ کو آپ نے جس بلند پایہ معیار تک پہنچا دیا ہے اب وہ کسی رسمی تبصرے یا تعارف کا محتاج نہیں رہا اب تو صرف دعا ہے کہ خدا آپ کو اور آپ کے پرچے کو نظر بد سے بچائے۔''(۷)

''صحیفہ''کا شمارہ ۴۸غالب نمبر (حصہ سوم)تھا۔اس میں نسخہ حمیدیہ کی فرد گزاشتیں (مولانا امتیاز علی عرشی) دیوان غالب (نسخہ بھوپال)غالب اور صغیر بلگرامی (مشفق خواجہ)غالب کے دو جعلی شاگرد اور ایک جعلی تحریر (ڈاکٹر خلیق انجم)غالب اور اصول لغت نگاری (ڈاکٹر شوکت سبزواری)غالب اور مارہروی (محمد ایوب قادری) جیسے اہم مقالات صحیفہ کی زینت بنے۔

اس شمارے میں اہم ترین مقالہ ''غالب کا ایک خط اور ناظم سے منسوب ایک غزل''ہے اس خط سے یہ اہم راز عیاں ہوتا ہے کہ غالب، ناظم کو شعر لکھ کر دیتے تھے۔اس سلسلے میں دو مقالات بھی شامل صحیفہ ہیں۔ غالب نمبر(حصہ چہارم)میں ۱۳مضامین ہیں جن میں یادگارغالب (سعادت علی صدیقی)غالب کے نقاد (ڈاکٹر گیان چند) غالب کا ذہنی وطن (مرزا ادیب)بہت اہمیت کے حامل ہیں۔غالب کی صد سالہ برسی کی تقریبات تو ختم ہو گئیں مگر ''صحیفہ''نے غالب پر تحقیق و تحریر کا کام جاری رکھا۔چنانچہ ''صحیفہ''کا شمارہ نمبر ۶۳ایک بار پھر غالب نمبر (حصہ پنجم) کے طور پر چھپا جس میں سلیم اختر کا مقالہ ''غالب آتش زیر پا''اپنی اہمیت و انفرادیت میں اپنی مثال آپ ہے۔

۱۹۶۹ء میں ''صحیفہ'' میں غالب کے بارے کیا کچھ شائع ہوا اعداد و شمار کی روشنی میں کل ۵۷ مضامین جن کی ضخامت ۱۳۸۰ صفحات ہے چھپے۔ غالب کے بارے جتنے مقالات ہیں وہ سب تحقیقی نوعیت کے ہیں ہمیشہ صحیفہ کو مخصوص نمبر کے حوالے سے دیگر مجلات نقوش وغیرہ کے ''غالب نمبر'' کے مقالات تنقیدی نوعیت کے ہیں۔ صحیفہ میں چھپنے والے غالب نمبر کے مقالات منفرد اور تحقیقی نوعیت کے ہیں۔ ''صحیفہ'' کے مقالات، مقالہ نگاروں کا علمی و ادبی مقام و مرتبہ، غالب نمبروں کی ضخامت اور اہل علم کی آراء کی روشنی میں یہ فیصلہ دینا کوئی مشکل نہیں کہ غالب کے بارے تحقیق و تنقید کے میدان میں ''صحیفہ'' نے پاک و ہند کے تمام مجلات اور جرائد سے بڑھ کر ہے۔

ماہنامہ ''کتاب'' اپریل مئی ۱۹۷۰ء میں یہ رائے ملاحظہ فرمائیں:

> ''غالب کے متعلق شائع ہونے والے تمام پاکستانی جرائد میں'' صحیفہ'' میں ''غالب نمبر'' وہ منفرد رسالہ ہے جو سب سے پہلے بازار میں آیا یعنی جنوری ۱۹۶۹ء کے اس رسالے کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے جنوری ۱۹۶۹ء سے لیکر دسمبر ۱۹۶۹ء تک اس پرچے کے جتنے شمارے شائع کیے ہیں وہ سارے کے سارے'' غالب نمبر'' ہیں۔ یہ خصوصیت پاک و ہند کے اور کسی رسالے کو حاصل نہیں ہے، تعجب ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو غالب کے متعلق اتنے بے شمار مضامین کہاں سے مل گئے۔ تیسری نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ پاک و ہند میں جس قدر'' غالب نمبر'' شائع ہوئے ان میں سے کسی میں بھی غالب کی تاریخ گوئی پر کوئی مضمون شائع نہیں ہوا سوائے ''صحیفہ'' کے جس میں اس موضوع پر کسریٰ منہاس کا ایک مبسوط مقالہ ۲۵ صفحات میں چھپا نقوش میں بھی اس موضوع پر ایک مضمون چھپا مگر وہ صرف چھ صفحات کا ہے اور وہ بھی کسریٰ منہاس کا لکھا ہوا

ہے۔" (۸)

تاج نمبر "صحیفہ" کا شمارہ نمبر ۵۳ ہے اس سے قبل شمارہ نمبر ۵۲ (۱۹۷۰ء) کے صفحہ اول پر مدیر ڈاکٹر وحید قریشی نے مرحوم (تاج صاحب) کی وفات (۱۹ اپریل ۱۹۷۰ء) پر بڑے گہرے دکھ و غم کا اظہار کیا ہے۔ اردو ڈراموں پر ان کی خدمات اور مجلس سے ان کی وابستگی کے بارے مختصر سا لکھا اور اسی صفحہ پر مشتہر کیا گیا کہ مرحوم کی انتظامی، علمی وادبی خدمات کے اعتراف میں" صحیفہ "کا آئندہ شمارہ (اکتوبر ۱۹۷۰ء) "تاج نمبر" ہوگا۔ ڈاکٹر وحید قریشی نے ۳۰۰ صفحات پر مشتمل تاج نمبر مرتب کیا اس میں سید امتیاز علی تاج کی آرٹ پیپر پر تصویر موجود ہے۔

تاج نمبر میں مضامین کی تعداد بیس ہے۔ ان میں سے تین مضامین امتیاز علی تاج کے ہیں۔ ان کے علاوہ حمید احمد خان کا اظہار افسوس ہے۔ عظیم قریشی کی سید امتیاز علی تاج اور المیہ تاج کے نام سے دو نظمیں ہیں۔ مظہر محمود شیرانی کے لکھے ہوئے دو قطعہ ہائے تاریخ ہیں۔ کلب علی خان فائق کا تحریر کردہ آٹھ اشعار کا قطعہ تاریخ ہے اور اس شعر مادہ تاریخ وفات نکالا گیا ہے بلاشبہ تاج صاحب مجلس ترقی ادب اور "صحیفہ" کے روح رواں تھے "غالب نمبر" کی طرح "تاج نمبر" کو بھی بہت سراہا گیا۔ ڈاکٹر سلیم اختر لکھتے ہیں:

> "صحیفہ" کا تاج نمبر آپ کی کاوشوں اور صحیفہ کی گزشتہ روایات کا علمبردار ہے۔ ایک ریسرچ جنرل کی حیثیت سے "صحیفہ" کا جو مقام ہے اس پر مزید روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ امتیاز علی تاج مرحوم مجلس ترقی ادب اور صحیفہ کے روح رواں ہی نہ تھے بلکہ اردو ڈرامے میں جو ان کا مقام تھا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ آپ نے انہیں خراج تحسین پیش کرنے کے لئے جس محنت سے خاص تحریروں کا انتخاب کیا ہے وہ آپ کی مدیرانہ سلیقہ کا آئینہ دار ہے۔ مرحوم کی زندگی کے کوائف، شخصیت کا مطالعہ فن کا تنقیدی

Liberal Journal of Language & Literature Review
Print ISSN: 3006-5887
Online ISSN: 3006-5895

> جائزہ، ڈرامے کی صنف کے لئے ان کی خدمات اور انار کلی کا معنوی مطالعہ، الغرض حیات تاج اور ان کے فن پر اس سے۔۔۔اور دقیع نمبر مرتب نہیں کیا جا سکتا۔ یہ نمبر ایک ایسی دستاویز ہے جو مستقبل کے ادبی مورخین، ناقدین، محققین اور ادب کے طالب علموں کے لیے ایک بنیادی حوالے کی حیثیت اختیار کرے گا۔ اس جامع نمبر پر میری طرف سے مبارک قبول ہو۔"(۹)

"صحیفہ" کے "تاج نمبر" مضامین کی فہرست کچھ اس طرح ہے۔ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی کا مضمون "شیخ صاحب کے والدین"، محمد حنیف شاہد کا مضمون "تاج صاحب کی والدہ" محمد حنیف شاہد کا دوسرا مضمون "تاج صاحب بحیثیت شاعر"، افضل حق قریشی کا "فہرست کتب تاج"، ڈاکٹر عبد السلام خورشید کا مضمون "امتیاز علی تاج اور کہکشاں"، مسکین علی حجازی کا مضمون "تاج کا اسلوب، صحافت میں"، ڈاکٹر وزیر آغا کا مقالہ مضمون "چچا چھکن"، آغا سہیل کا مضمون "انار کلی پر ایک نظر سلیم اختر کا مضمون "انار کلی"۔ ایک جائزہ"، غلام حسین اظہر کا مضمون "انار کلی۔ ایک نفسیاتی مطالعہ"، جمیل جالبی کا مضمون "انار کلی ایک مطالعہ" سید عابد علی عابد کا مضمون "سید امتیاز علی تاج (ملفوظات) " اپنی منفرد اہمیت کے حامل ہیں اور یونس جاوید کا مضمون "بعد مرنے کے کہانی میری"اپنی مثال آپ ہے۔ماہ نامہ قومی زبان کراچی نے اس "تاج نمبر"، پر تعریف و تحسین سے بھرپور ایک طویل تبصرہ لکھا ہے۔ تبصرہ کچھ یوں ہے:

> "تاج صاحب کے تذکرے میں "صحیفہ" کا یہ نمبر حالات و سوانح کی جامعیت، معلومات کی استناد اور علمی، ادبی اور تحقیقی و تنقیدی معیار کے لحاظ سے نہایت دقیع اور قابل تعریف مطالعہ ہے۔ تاج مرحوم پر مستقبل میں بہت سا علمی و تحقیقی کام ہوگا مضامین لکھے جائیں گے۔ رسالوں کے خصوصی نمبر شائع

> ہونگے اور کتابیں بھی تصنیف کی جائیں گی لیکن " صحیفہ " کا یہ خصوصی شمارہ ان سب میں ممتاز رہے گا اور اسے تاج صاحب کی شخصیت، ان کے فن، ان کی خدمات اور ان کے مقام کو سمجھنے کے لئے ہمیشہ بنیادی اور نہایت اہم ماخذ کی حیثیت حاصل رہے گی۔"(۱۰)

سید عابد علی عابد "صحیفہ" کے بانی مدیر اور مدیر صحیفہ ڈاکٹر وحید قریشی کے استاد تھے۔ "صحیفہ" کا شمارہ نمبر ۵۶ جولائی ۱۹۷۱ء "عابد نمبر" پر مشتمل ہے۔ سید عابد علی عابد ۲۰ جنوری ۱۹۷۱ء میں وفات پا گئے لہٰذا "صحیفہ" نے اپنا حق ادا کرتے ہوئے "عابد نمبر" جولائی ۱۹۷۱ء میں شائع کیا۔ یہ نمبر سید عابد علی عابد کی جہات وخدمات پر تحقیق کرنے والوں کے لئے ایک دستاویز ہے۔ اس نمبر میں عابد علی عابد کے اپنے مضمون موجودہ حالات میں انگریزی کا مقام اور نظم "ساقی نامہ" بھی اس نمبر میں لکھا گیا ہے اس کے علاوہ درج ذیل مضامین اس نمبر میں شامل ہیں۔ عابد علی عابد کی جمال پسندی (انور سدید) عابد کا اسلوب انتقاد (ڈاکٹر وزیر آغا) عابد علی عابد انسان اور شاعر (جیلانی کامران) عابد علی عابد ایک معلم نقاد (نظیر صدیقی) کلام عابد پر ایک نظر (عباداللہ فاروقی) جانی پہچانی آواز (رشید نشار) عابد کی تنقید (غلام حسین اظہر) سید عابد علی عابد اور ان کے انتقادی خیالات (ڈاکٹر فرمان فتح پوری) عابد، چند یادیں (بشیر احمد ڈار) کاروان گزراں (بلقیس عابد علی) بوئے گل نالہ دل (محبوب عابد علی) ذکر عابد (حمید احمد خان) سید عابد علی عابد (حمید الملکی) سید عابد علی عابد حیات و تصانیف (شیخ محمد اسماعیل پانی پتی) شاہ جی (ابوالحسن نغمی) اس کی باتوں میں گلو کی خوشبو (شبنم احمد) عابد صاحب کی نشری تقریریں (بذل حق محمود) تصنیفات عابد (محمد حنیف شاہد) حالات عابد کے دو قدیم ماخذ (محمد حنیف شاہد) عابد علی عابد مرحوم۔ مشرقیت و مغربیت کی ایک جامع شخصیت (غلام رسول مہر) اردو میں نو کلاسیکی تنقید کا احیا، سید عابد علی عابد کے نظام

Liberal Journal of Language & Literature Review
Print ISSN: 3006-5887
Online ISSN: 3006-5895

تنقید کا تجزیاتی مطالعہ (سلیم اختر) جیسے ۲۲ مضامین عابد علی عابد کی حیات وخدمات کے بیشتر پہلوؤں کو اجاگر کرتے نظر آتے ہیں اور محقق ونقاد کے لئے کسی گنجینہ گوہر سے کم نہیں۔ مضامین کے علاوہ قمر نقوی کا قطعہ ہائے تاریخ بھی شائع ہوا ۔

قمر نقوی کا قطعہ تاریخ وفات (عابد) ملاحظہ کیجئے:

"بسکہ عابد علی عابد سا ہوا کم عابد

آپ کے بعد ویرانی کا عالم عابد

نہ گلوں میں ہے وہ بو باس نہ غنچوں پہ نکھار

اب گل و برگ پہ رخشندہ نہ شبنم عابد

اگر اس قطعہ کے اعداد نکالے جائیں تو سن وفات ۱۹۷۱ء نکلتا ہے۔"(۱۱)

"صحیفہ" کے عابد نمبر میں ۲۲ مضامین میں سے گیارہ مضامین ان کی زندگی اور شخصیت کے بارے میں ہیں ان میں بلقیس عابد علی اور محبوب عابد علی کے مضامین بھی شامل ہیں۔ یہ سارے گیارہ مضامین عابد کی زندگی اور ان کے عادات واطوار کے بارے نقاد، قاری اور محقق کو خوب معلومات فراہم کرتے ہیں۔ ان میں دو مضامین عابد علی عابد کی شاعری پر ہیں اور اُن کی تصانیف پر "محمد حنیف "اور "شیخ محمد اسماعیل پانی پتی" کے لکھے ہوئے مضامین اپنی مثال آپ ہیں۔ اگرچہ ان دونوں مضامین میں عابد علی عابد کے جملہ تصانیف پر احاطہ نہیں کرتے لیکن پھر بھی گراں قدر معلومات کا ذخیرہ لیے ہوئے ہیں۔ عابد کی نشری تقریریں جو کہ " بذل حق محمود" کا مضمون ہے وہ اپنی نوعیت کا منفرد مضمون ہے۔

Liberal Journal of Language & Literature Review
Print ISSN: 3006-5887
Online ISSN: 3006-5895

ان سب مضامین نے مل کر عابد علی عابد کی حیات اور فن کے بیشتر پہلوؤں کو خوب اجاگر کیا ہے بلاشبہ اس نمبر میں عابد علی عابد کے کئی پہلوؤں تشنہ بھی رہ گئے جیسے ڈاکٹر عبدالرؤف شیخ نے "سید عابد علی عابد" (شخصیت اور فن) کے موضوع پر تحقیق کر کے رہ گئے تشنہ پہلوؤں کو بھی خوب اجاگر کر کے تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے اور قاری، محقق اور نقاد کو خوب معلومات فراہم کر دی ہیں۔

اگست اور اکتوبر ۱۹۷۱ء میں چھپنے والا شمارہ نمبر ۵۷ "ادبیات فارسی نمبر" تھا۔ ڈاکٹر وحید قریشی اس زبان (فارسی) سے خاص شغف رکھتے تھے اور اسی زبان کے عالم فاضل تھے اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری اسی (فارسی) میں رکھتے تھے۔ انہوں نے محنت، لگن اور محبت سے جشن دوہزار صد سالہ ۔۔۔ ایران کے موقع پر "صحیفہ" میں ادبیات فارسی نمبر شائع کیا یہ نمبر فارسی ادب پر بہترین تحقیقی و تنقیدی مضامین کا خوبصورت مرقع ہے۔ ۱۱ مضامین پر مشتمل یہ نمبر خاصی اہمیت کا حامل ہے۔

اس نمبر میں درج ذیل مضامین شامل ہیں۔ حکیم ناصر خسرو (شیخ محمد اسماعیل پانی پتی) مطالعہ کلام حافظ (محمد منور) فقیری نیشاپوری (ڈاکٹر ظہور الدین احمد) نوادرات تاریخی (ڈاکٹر محمد بشیر حسین) اصفہان، آثاراتِ ہرات کا نقشہ (محمد شفیع) برطانوی مستشرکین کی خدمات (شیخ عنائیت اللہ) عطا ابن یعقوب لاہوری (ڈاکٹر ظہور احمد اظہر) فیض کی رزمیہ مثنوی (ڈاکٹر اے ڈی ارشد) علمائے ساہووالہ کا غیر مطبوعہ تذکرہ (محمد اقبال مجددی) عصر اقبال کا سیاسی پس منظر (سید محمد اکرام) اقبال و شعر فارسی (ڈاکٹر احمد) جیسے مضامین اس نمبر میں شائع ہوئے۔ ادبیات فارسی نمبر (صحیفہ) کے (خاص نمبر) ضخامت کے اعتبار سے کم مگر اہمیت میں اعلیٰ مقام اور درجہ رکھتا ہے۔ اس خاص نمبر کے مضامین نگار اعلیٰ درجے کے محققین اور نقاد

Liberal Journal of Language & Literature Review
Print ISSN: 3006-5887
Online ISSN: 3006-5895

ہیں مدیر صحیفہ (ڈاکٹر وحید قریشی) نے معیار کو ملحوظ خاطر رکھا ان کی کوشش اس لحاظ سے بھی داد طلب ہے کہ اس دور میں جب فارسی زبان سے رغبت کم ہو رہی تھی اور فارسی زبان وادب کا سرمایہ ہماری نظروں سے اوجھل ہو رہا تھا تو انہوں نے فارسی ادبیات نمبر شائع کرکے قارئین ''صحیفہ'' کو فارسی ادب سے رغبت دلانے کی سعی کی ہے اور گم شدہ تحقیقی نوادرات کی آبیاری کرنے کی خوب کوشش کی ہے۔

ڈاکٹر انور سدید لکھتے ہیں:

> ''صحیفہ کی ابتدا اردو کے ایک موثر اور فعال پرچے کی صورت میں ہوئی۔ اس نے اعلیٰ ذوق کو پروان چڑھایا۔ لکھنے والوں کو اعلیٰ اور معیاری ادب تخلیق کرنے کی ترغیب دی اور پڑھنے والوں کو اچھا ادب پڑھنے کا عادی بنایا۔ ڈاکٹر وحید قریشی کی ادارت میں صحیفہ نے گمشدہ تحقیقی نوادرات کو نئی روشنی دی۔''(۱۲)

''حالی نمبر'' کی اشاعت جنوری ۱۹۷۲ء شمارہ نمبر ۵۸ میں عمل میں آئی۔ اس میں حالی کے بارے میں دس مقالات شائع ہوئے جو درج ذیل ہیں۔ افضل حق قریشی کا مضمون ''مولانا حالی کی غیر مدون تحریریں''، شیخ محمد اسماعیل پانی پتی کا مضمون ''غالب اور حالی کے تعلقات''، سلیم اختر کا مضمون ''مدس حالی عوامل، مقاصد اور نتائج''، ملی نشاۃ ثانیہ کا نقیب حالی (ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار) حالی اور نظریہ ارتقاء (اختر امان) حالی کی غیر معروف نظمیں (جیلانی کامران) رباعیات حالی پر ایک نظر (ڈاکٹر افتخار صدیقی) حالی کا خلوص ہند (سید وقار عظیم) کتابیات حالی (احمد نواز) تمام کے تمام مضامین خاص اہمیت کے حامل ہیں خصوصاً حالی اور غالب کا مقالہ جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ سلیم اختر نے اپنے مقالہ میں مدس حالی پر ہمہ جہت بحث کی ہے۔ ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار نے حالی کو مسلمانوں کا محسن اور ملی نشاۃ ثانیہ کا نقیب کہا ہے۔ کتابیات حالی

بھی منفرد نوعیت کا مضمون ہے۔ صحیفہ کے قارئین نے اس کاوش کو خوب سراہا۔

ابو سلمان شاہجہانوی لکھتے ہیں:

> ’’آپ نے ’’صحیفہ‘‘ کا حالی نمبر شائع نہایت عمدہ، بہت شاندار ہر لحاظ سے مفید اور لائق مطالعہ ہے۔ آپ کے علمی وادبی اور تحقیقی ذوق کا آئینہ، خدمات حسنہ کا نمونہ ہے۔ آپ کو اس پر مبارک دینے کا جی چاہتا ہے۔‘‘(۱۳)

بلاشبہ ’’صحیفہ‘‘ کے حالی نمبر میں حالی کے بارے بہت کچھ معلومات فراہم کی گئی ہیں لیکن ابھی بھی حالی پر بہت کچھ کہنے اور لکھنے کی گنجائش باقی ہے۔ تاہم محقق، نقاد اور قارئین کو اس نمبر سے حالی کے بارے بہت کچھ معلومات مل جاتی ہیں گو یا ’’حالی نمبر‘‘ بھی ضخامت میں کم ہے مگر اسے انفرادیت اور اہمیت میں سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔ رئیس امروہی لکھتے ہیں:

> ’’مولانا مرحوم کی شخصیت، سیرت، شاعری اور تصورات پر اجمالی طور پر ہی سہی اہل قلم نے جو اشارات کیے ہیں ان کے مطالعے سے شرح صدر حاصل ہوا۔ یوں تو اس ارتقاء پذیر عالم میں کوئی شے بھی قطعی تکمیل کے درجے تک نہیں پہنچ سکتی کہ یہ ارتقاء کے روح کے خلاف ہے تاہم بعض اشیاء نامکمل ہونے کے باوجود بھی ایک حد تک مکمل نظر آتی ہیں۔ حالی پر بہت کچھ کہنے اور لکھنے کی گنجائش ہے تاہم اس شمارہ خصوصی میں بہت کچھ کہا اور لکھا گیا ہے۔‘‘(۱۴)

’’صحیفہ‘‘ کے دوسرے دور ادارت کے آخری دونوں شمارے (شمارہ نمبر ۶۵ اور شمارہ ۶۶) اقبال نمبر (حصہ اول اور حصہ دوم) تھے۔ اقبالیات سے متعلق مقالات موجود تھے جنہیں اگلے شمارے میں شائع ہونا تھا لیکن ’’صحیفہ‘‘ کو مجلس

ترقی ادب کی مالی دشواریوں نے آن گھیرا اور اسے بند کرنا پڑا اور اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر وحید قریشی کا دورادارت بھی ختم ہو گیا لیکن انہوں نے خاص نمبروں کی صورت میں وہ نقوش چھوڑے ہیں جو ادبی صحافت میں رہبر و رہنمائی کی حیثیت رکھتے ہیں۔اقبال نمبروں کے لئے ڈاکٹر صاحب نے مقالات کے انتخاب کے لئے سخت معیار کو روا رکھا۔ شمارہ ۶۵ شائع ہونے سے قبل شمارہ ۶۴ میں ''ضروری اعلان'' کے عنوان سے مشتہر کیا گیا کہ:

> ''(۱) صحیفہ اکتوبر ۱۹۷۳ء میں ایک ضخیم اقبال نمبر شائع کر رہا ہے جس میں پاکستان کے اہم نقاد اور محققین حصہ لے رہے ہیں۔(۲) تاج نمبر، عابد نمبر، ادبیات فارسی نمبر، غالب نمبر (حصہ اول، دوم، سوم ، چہارم، پنجم) کے بعد صحیفہ کا اقبال نمبر دنیائے تحقیق میں انقلاب آفریں اضافہ ہوگا۔ (۳) حیات اقبال کے نئے گوشے سامنے آئیں گے۔ (۴) اہم دستاویزات غیر مطبوعہ خطوط اور غیر مدون تحریروں کے علاوہ اقبال کے فکر و فن کے بعض نئے پہلو بھی قارئین کے سامنے آئیں گے۔ (۵) اقبال نمبر اردو رسائل کے خصوصی شماروں میں ایک یادگار نمبر ہو گا جس سے اقبالیات کے بعض نئے گوشے منور ہونگے۔''(۱۵)

اقبال نمبر حصہ اول شمارہ ۶۵ ایک سو سے زائد صفحات اور ۱۵ مقالات پر مشتمل ہے۔اس حصہ میں اقبال کے اجداد کا سلسلہ عالیہ (ڈاکٹر محمد باقر) لاہور میں اقبال کی قیام گاہیں (ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی) اقبال کی دو نظمیں اور ان کا پس منظر (تحسین سروری) نوادر اقبال، غیر مطبوعہ خط (عبداللہ قریشی) علامہ اقبال کی پانچ غیر مدون تحریریں (محمد حنیف شاہد) اقبال معاصرین کی نظر میں (احمد حسین قریشی) نادراتِ اقبال (قاضی افضل حق قریشی) اقبال کا گوشوارہ آمدنی (صفدر

محمود)اقبال کی دو نظمیں اور ان کا پس منظر (تحسین سروری)اقبال کا تصور کائنات (محمد شمس الدین صدیقی) اقبال اور مسئلہ ارتقاء (جسٹس ایس اے رحمان)اندلس کلام اقبال کے آئینے میں (ممتاز منگلوری)کتابیات اقبال (رفیع الدین ہاشمی)ڈاکٹر اقبال اور مولانا انور شاہ کاشمیری (اختر راہی) جیسے اہم مقالات اس نمبر میں شائع ہوئے ہر مقالے نے اقبالیات کے نئے نئے گوشوں اور نئے نئے پہلوؤں کو روشن کیا ہے۔

شمارہ نمبر ٦٦ میں جو کہ اقبال نمبر (حصہ دوم) ہے اس میں سات مقالات شائع ہوئے اور یہ شمارہ ١٥٠ صفحات پر مشتمل ہے۔ ان مقالات میں خطبات اقبال کا پس منظر (پروفیسر محمد عثمان)اقبال کی فارسی غزل (پروفیسر محمد منور) قارئین اقبال کے لئے گوئٹے کی اہمیت (ڈاکٹر ممتاز حسین)اقبال کے نظریہ علم کے چند پہلو (ڈاکٹر سید عبداللہ)اقبال مستقبل شناس سیاست دان کی حیثیت سے (ڈاکٹر عبدالسلام خورشید)اقبال نمبر، کلام اقبال اور حیات اقبال کے کئی نئے گوشوں کو روشن منور کرتا ہے۔ اقبال کے اجداد کا سلسلہ عالیہ اقبال کا گوشوارہ آمدنی، اقبال کا تصور کائنات، اندلس اقبال کے آئینے میں، خطبات اقبال کا پس منظر یہ وہ مقالات ہیں جو انفرادیت کے ساتھ ساتھ بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ اقبال نمبر (حصہ اول، حصہ دوم) اردو جرائد ورسائل کے اقبال نمبروں میں اہم، منفرد اور گراں قدر اضافہ ہے۔

پورے برصغیر پاک وہند میں اب تک جن جرائد نے بھی اقبال نمبر، غالب نمبر، عابد نمبر، حالی نمبر، ادبیات فارسی نمبر شائع کیے ہیں، ان میں ”صحیفہ“ اہم ترین حیثیت کا مالک دکھائی دیتا ہے۔ اس رسالے کی اس خوبصورت تدوین ترتیب اور خاص نمبروں کی اشاعت میں بلاشبہ اس دور کے مدیر ڈاکٹر وحید قریشی کا کردار کسی تذکرے کا محتاج نہیں اور ساتھ ہی ساتھ ان کا ادبی مقام بھی ان سے اسی

طرح کے خاص نمبر شائع کرنے کا متقاضی ہے۔ جرائد ورسائل کی ایک اہم روایت خاص نمبروں کی اشاعت ہے۔ ''صحیفہ'' اس میدان میں کسی سے پیچھے نہیں رہا بلکہ بعض خاص نمبروں کے سلسلے میں برصغیر پاک وہند کے تمام رسائل و جرائد کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ غالب نمبر (حصہ اول تا پنجم) حالی نمبر، عابد نمبر، تاج نمبر، ادبیات فارسی نمبر اور اقبال نمبر ان سب کو قارئین، محققین اور نقادوں نے سراہا ہے ہر خاص نمبر اپنے موضوع پر مستند دستاویز ہے اور محققین کیلئے اہم حوالے کی حیثیت رکھتا ہے۔ صحیفہ نے تحقیق کے میدان میں ایک منفرد اور جداگانہ معیار قائم کیا ہے۔

بحیثیت مدیر ڈاکٹر وحید قریشی کی یہ خصوصیت قابل ذکر ہے کہ وہ ہر شمارے میں اس امر کا التزام کرتے نظر آتے ہیں کہ بظاہر متنوع موضوعات و مقالات میں ایک طرح کی فکری ہم آہنگی اور معنوی ربط پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ''صحیفہ'' کے خاص نمبر ہوں یا متنوع موضوعات صحیفہ کا عام شمارہ بھی ایک طرح سے اشاعت خصوصی کی حیثیت اختیار کرجاتا ہے۔ بلاشبہ ''صحیفہ'' آسمان صحافت پر تابندہ ستارہ کی مانند ہے۔ جریدہ ''صحیفہ'' کی خصوصیت اور اہمیت کے بارے میں '' ماہنامہ زندگی'' کا تبصرہ ملاحظہ کیجیے :

> ''صحیفہ'' پاک و ہند کے سنجیدہ اور ٹھوس مجلوں میں ایک خاص مقام رکھتا ہے اس نے جشن غالب کی تقریبات کے سلسلے میں اتنا ضخیم مجموعہ مرتب کیا ہے کہ اسے دو حصوں میں تقسیم کرنا پڑا۔۔۔ ''صحیفہ'' ہند و پاک کے مشاہیر اہل قلم اور اہل علم و ادب کا تعاون حاصل کرنے میں کامیاب ہوا ہے اس کا دوسرا حصہ بھی شائع ہو جائے گا تو دونوں حصوں کا مجموعہ غالب پر ایک چھوٹا موٹا انسائیکلوپیڈیا بن جائے گا اور غالب کو سمجھنے اور اس پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے ایک تحفہ ہو گا ''(۱۶)

Liberal Journal of Language & Literature Review
Print ISSN: 3006-5887
Online ISSN: 3006-5895

ادبی مجلہ ''صحیفہ'' میں ڈاکٹر وحید قریشی کی ادارت میں چھپنے والے ''خصوصی نمبرز'' کے امتیازات، انفرادیت ، خصوصیات اور ان خاص نمبروں کے بارے مشاہیر کی آراء اسے صفِ اول کا مجلہ قرار دینے کا تقاضا کرتی ہیں اور بلا شبہ یہ اعزاز اس کا حق ہے۔''صحیفہ'' کے دوسرے دور کی ادارت میں چھپنے والے خصوصی نمبرز مجلاتی صحافت کے لیے نمونہ اور ہم عصر ادبی رسائل کے لیے قابل رشک ہیں اور اسے برصغیر پاک وہند کے علاوہ یورپ کے نہایت موقر علمی و ادبی رسائل کے مقابلے میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ عابد علی عابد، سید،اداریہ، مشمولہ: ''صحیفہ''، شمارہ اول،جون ۱۹۵۷ء، ص ۷

۲۔ گوہر نوشاہی، مجلس ترقی ادب کی دس سالہ تحقیقی خدمات (مضمون)، مشمولہ: ''صحیفہ''، شمارہ ۴۵،اکتوبر ۱۹۶۸ء، ص ۵

۳۔ وحید قریشی،ڈاکٹر (مرتب)، صحیفہ کے بارے آراء، مشمولہ: ''صحیفہ'' ، شمارہ ۴۸، جولائی ۱۹۶۹ء، ص ۵

۴۔ وحید قریشی،ڈاکٹر،اداریہ، مشمولہ: ''صحیفہ'' ، شمارہ ۴۶، جنوری ۱۹۶۹ء، ص ۵

۵۔ وحید قریشی،ڈاکٹر (مرتب)، صحیفہ کے بارے آراء، مشمولہ: ''صحیفہ'' ، شمارہ ۴۷، اپریل ۱۹۶۹ء، ص ۱۲۹

۶۔ وحید قریشی،ڈاکٹر (مرتب)، صحیفہ کے بارے آراء، مشمولہ: ''صحیفہ'' ، شمارہ ۵۲، اکتوبر ۱۹۷۰ء، ص ۲۸۰

۷۔ وحید قریشی،ڈاکٹر (مرتب)، صحیفہ کے بارے آراء، مشمولہ: ''صحیفہ'' ، شمارہ ۴۸، جولائی ۱۹۶۹ء، ص ۶

۸۔ وحید قریشی،ڈاکٹر (مرتب)، صحیفہ کے بارے آراء، مشمولہ: ''صحیفہ''، شمارہ ۵۳، اکتوبر ۱۹۷۱ء، ص ۲۹۳

۹۔ وحید قریشی،ڈاکٹر (مرتب) ، صحیفہ کے بارے آراء، مشمولہ: ''صحیفہ'' ، شمارہ ۵، جولائی ۱۹۷۱ء، ص ۲۹۰

۱۰۔ وحید قریشی، ڈاکٹر (مرتب) ، صحیفہ کے بارے آراء، مشمولہ: ''صحیفہ''، شمارہ ۵۶، جولائی ۱۹۷۱ء، ص ۲۸۶

۱۱۔ قمر نقوی، قطعہ تاریخ وفات (عابد)، مشمولہ: ''صحیفہ'' ، شمارہ ۵۶، جولائی ۱۹۷۱ء، ص ۶

۱۲۔ انور سدید، ڈاکٹر، ''پاکستان میں ادبی رسائل کی تاریخ''، اکادمی ادبیات، اسلام آباد، جنوری ۱۹۹۲ء، ص ۱۸۲

۱۳۔ وحید قریشی، ڈاکٹر (مرتب) ، صحیفہ کے بارے آراء، مشمولہ: ''صحیفہ'' ، شمارہ ۵۶، جولائی ۱۹۷۱ء، ص ۱۴۴

۱۴۔ وحید قریشی، ڈاکٹر (مرتب) ، صحیفہ کے بارے آراء، مشمولہ: ''صحیفہ'' ، شمارہ ۶۰، جولائی ۱۹۷۲ء، ص ۱۴۴

۱۵۔ مدیر صحیفہ، ضروری اعلان، مشمولہ: ''صحیفہ''، شمارہ ۶۴، جولائی ۱۹۷۳ء، ص ۱۶۰

۱۶۔ وحید قریشی، ڈاکٹر (مرتب)، صحیفہ کے بارے آرا، مشمولہ: ''صحیفہ''، شمارہ ۴۶ ، جنوری ۱۹۶۹ء، ص ۴۹۰